84

# کیا قرض دینے والی فاؤنڈیشن دفتری اخراجات کیلئے قرضداروں سے زائد رقم کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! مثال کے طور پر ایک بندہ کسی کمپنی سے 12000 روپے قرض لیتا ہے اس نے اس قرض کو ایک سال کی مدت میں واپس کرنا ہے۔ جس کمپنی سے اس نے قرض لیا ہے وہ کمپنی کہتی ہے کہ آپ نے سالانہ اقساط سے دو ماہ کی اقساط زائد دینی ہیں وہ اس لیے کہ جو ملازمین اس پر کام کررہے ہیں ان کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ہم آپ سے 2000 زائد لیں گے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ سود ہوگا یا نہیں؟ اور اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر آپ وہ اقساط 15 ماہ میں بھی ادا کرتے ہیں تو آپ کو 12000 ہی ادا کرنا ہوگا اس سے زائد نہیں۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ جو بندہ اس کمپنی میں کام کرتا ہے، لوگوں کو کمپنی سے قرض لا کر دیتا ہے تو کیا اس کا یہ کام درست ہے؟ اسی طرح اگر کوئی اس میں گارڈ کے طور پر ملازمت کر رہا ہے تو کیا اس کی ملازمت کرنا درست ہے؟ کیا ایسا کرنا سود کھانے کے زمرے میں آتا ہے؟ برائے مہربانی اس مسئلہ میں میری رہنمائی فرمائیں۔

## الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

نام کی تبدیلی سے سود حلال نہیں ہوتا۔ مذکورہ صورت صریح سود ہی ہے لہٰذا اس کمپنی کے ساتھ کسی بھی قسم کا لین دین یا تعاون خواہ وہ ملازمت کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو حرام ہے۔

اس سوال میں دو باتیں پوچھی گئی ہیں:

1 فاؤنڈیشن لوگوں کو قرض دیتی ہے، اگر کسی کو 12000 ہزار قرض دیا ہے تو کمپنی 14 اقساط میں 2000 اضافی لیتی ہے تاکہ ملازمین کی تنخواہیں، بجلی کے بل اور دیگر اخراجات اس رقم سے ادا کیے جائیں۔

اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ ایک ایسا زہر ہے جو چینی میں ملا کر دیا جا رہا ہے۔ بینک بھی یہی کرتا ہے کہ، وہ بھی تنخواہیں اسی رقم سے ہی ادا کرتا ہے جو آپ سے اضافی لی جاتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا ابو بردۃ رضی اللہ عنہ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان بنے، تو انہوں نے فرمایا:

«إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ، إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ، فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ، أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ، أَوْ حِمْلَ قَتٍّ، فَلاَ تَأْخُذْهُ فِإِنَّهُ رِبًا»

”تمہارا قیام ایک ایسے ملک میں ہے جہاں سودی معاملات بہت عام ہیں اگر تمہارا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور وہ تمہیں ایک تنکے یا جَو کے ایک دانے یا ایک گھاس کے برابر بھی ہدیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا کیونکہ وہ بھی سود ہے“۔[1]

لہٰذا وہ جو 12000 کے بدلے اضافی رقم ادا کر رہا ہے یہ سود ہے۔ اسے معمولی نہ سمجھیے، بینک والے زیادہ سے زیادہ پانچ یا چھ فیصد شرح لیتے ہیں جبکہ مذکورہ کمپنی 16٪ کے حساب سے سود وصول کر رہی ہے۔

یہ فاؤنڈیشن جہاں اتنی محنت کرتی ہے کہ پیسے اکٹھے کر کے لوگوں کو مہیا کرتی ہے تو وہاں یہ کام بھی کرے کہ اپنے ملازمین کی تنخواہیں غریبوں سے پیسے وصول کر کے دینے کی بجائے اپنی کمائی سے دے یا وہ لوگوں سے جو اکٹھا کیا ہے اس سے دے۔

بہرحال یہ صورت صراحتاً سود ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے، خواہ اس کو آپ حق الخدمت کہہ لیں یا اس کو ملازمین کی تنخواہ کہہ لیں جو بھی اس کو نام دے لیں، اس سے حقیقت نہیں بدلے گی یہ سود ہی شمار ہوگا۔

[1] صحيح البخاري، كتاب مناقب الأنصار، بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حديث:3814.

اور سود کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾

''اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔'' [1]

﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔'' [2]

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو۔'' [3]

(2) دوسری بات یہ ہے کہ اس طرح کی فاؤنڈیشن میں کام کرنا بینک میں کام کرنے کی طرح ہی ہے اس کا نام بدل دیا گیا ہے، یہ کہنے کو تو لوگوں کو قرضے فراہم کرنے والی فاؤنڈیشن ہے لیکن درحقیقت یہ اپنا کاروبار چلا رہی ہے، بینک والے کم شرح پر سود لیتے ہیں جبکہ انہوں نے سولہ فیصد کے حساب سے سود وصول کیا ہے تو کسی بھی صورت میں اس میں ملازمت نہ کی جائے۔

ہمارے رجحان کے مطابق یہ بھی سودی کام میں معاونت ہے ان سے بچا جائے۔ کیونکہ سودی کاروبار میں معاونت کرنا بھی ناجائز ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

''نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو''۔ [4]

والله تعالىٰ أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

## مفتیانِ عظام وعلماء کرام

| # | مفتیان کرام | دستخط | # | مفتیان کرام | دستخط |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد) | 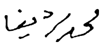 | 2 | عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور) | |

[1] سورۃ البقرۃ:275. [2] سورۃ البقرۃ:276. [3] سورۃ البقرۃ:278. [4] سورۃ المائدۃ:2.

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| 3 | مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت) | بلال احمد | 4 | ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد) | |
| 5 | غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا) | | 6 | عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ) | عبدالغفار |
| 7 | مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور) | | 8 | مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی) | |
| 9 | واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ) | واصل واسطی | 10 | ڈاکٹر کنڈی حفظہ اللہ (کشمیر) | |

| مشرف عام | نائب رئیس | رئیس |
|---|---|---|
| حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ | مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ | مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ |
| | ارشاد الحق اثری | |